احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 26 فروری 2004ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29
الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعرات 26 فروری 2004ء 5 محرم 1425 ہجری-26 تبلیغ 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 44

حضرت حسینؓ کے اقوال

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

سچائی عزت ہے' جھوٹ عجز ہے' راز امانت ہے' حق ہمسائیگی قرابت ہے' امداد دوستی ہے' عمل تجربہ ہے' حسن خلق عبادت ہے' خاموشی زینت ہے' بخل غربت ہے' سخاوت دولت مندی ہے اور نرمی عقل مندی ہے-

(تاریخ الیعقوبی جلد 2 ص 246 احمد بن ابی یعقوب بن جعفر دارصادر- بیروت)

یہ ایک طبعی حقیقت ہے کہ جس سے محبت ہو اس کے محبوب سے محبت ہوتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد نے عظیم ترین قربانیاں پیش کیں

صحابہ کرام کو حضرت امام حسنؓ اور حسینؓ سے غیر معمولی عشق تھا

اہل بیت رسولؐ کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشادات

یہ مہینہ محرم الحرام ہے- جس کی بہت سی فضیلتوں کا احادیث میں اور اسلامی لٹریچر میں ذکر ملتا ہے لیکن اس موقعہ پر آج کے خطبہ میں میں حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت' آپؐ کی آل سے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں- حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ رشتہ ہے جس رشتے سے ہمارا خدا سے رشتہ بنتا ہے- پس آپؐ کی اولاد سے اس تعلق کا قائم نہ رہنا یا اولاد سے کسی قسم کا بُغض ان دونوں رشتوں کو کاٹ دیتا ہے-

حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد وہ اولاد نہیں تھی جس نے اپنا روحانی تعلق حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قائم نہ رکھا بلکہ وہ اولاد تھی جس نے اس تعلق کے تقاضوں میں اپنی جانیں دے دیں اور عظیم ترین قربانیاں پیش کیں پس اس پہلو سے وہ جس کے دل میں اہل بیت کا بغض ہے- حقیقت میں اس کے دل میں محمد رسول اللہؐ کا بغض ہے اور اسلام کا بغض ہے- اور اس کی کوئی حقیقی نیکی نیکی نہیں کہلاسکتی- یہ ایک طبعی حقیقت ہے کہ جس سے محبت ہو- اس کے محبوب سے محبت ہو- جس سے محبت ہو اس سے جو محبت کرتے ہیں ان سے بھی تعلق قائم ہو- اور یہ دونوں باتیں حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ہی پیاری اور مقدس بیٹی حضرت فاطمہؓ کی اولاد کو نصیب تھیں- ان سے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت تھی اور وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے تھے اور پھر یہ خونی تعلق بھی تھا- اس لئے کسی مسلمان کے تصور میں بھی یہ بات نہیں آسکتی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے دوری تو درکنار اس کے وہم میں بھی یہ بات داخل ہو کہ میرا ان سے کسی قسم کا تعلق ٹوٹ سکتا ہے- (-)

تمام صحابہؓ جب حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کو دیکھتے تھے تو ان کی نظریں عشق اور فدائیت سے ان پر پڑتی تھیں ان کے ذکر دیکھو کیسے کیسے پیار سے حدیثوں میں محفوظ کئے گئے ہیں کس طرح صحابہؓ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر سوار دیکھتے تھے نماز میں' جب سجدوں میں جاتے تھے تو کس طرح پیار سے ان کو اتار دیا کرتے تھے کس طرح ساتھ کھیلتے اور حرکت کرتے اور لاڈ پیار کرتے ہوئے دیکھتے تھے اور یوں لگتا تھا کہ تمام صحابہؓ کی آنکھوں میں دل پگھل پگھل کر آرہے ہیں وہ طرز بیان بتاتی ہیں کہ غیر معمولی عشق تھا- (خطبہ جمعہ 17 جون 1994ء)

(الفضل 17/ اپریل 2000ء)

ہومیو پیتھک ڈاکٹرز کی رجسٹریشن

وزارت صحت حکومت پاکستان کے نوٹیفکیشن مورخہ 12 جنوری 2004ء کے مطابق تمام ہومیو پیتھک ڈاکٹرز کو مطلع کیا گیا ہے کہ ان کی رجسٹریشن 31 دسمبر 2003 کے بعد سے قابل تجدید ہے اور 2 ماہ کے اندر تجدید نہ ہونے کی صورت میں رجسٹریشن منسوخ تصور ہوگی- نیشنل کونسل برائے ہومیو پیتھی سے رجسٹرڈ تمام ہومیو پیتھک ڈاکٹرز رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی بمعہ -/500 روپے کے بینک ڈرافٹ یا پوسٹل آرڈر بنام رجسٹرار کونسل کے پتہ پر ارسال کرکے تجدید رجسٹریشن کروالیں-

(نظارت امور عامہ)

اعلان داخلہ غلام قادر کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر

غلام قادر کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے تحت درج ذیل کورسز کروائے جارہے ہیں خواہشمند دفتر خدام سے رابطہ کریں-

1- MS Visual Basic دورانیہ کورس (3 ماہ)
ٹوٹل فیس:-/1500 روپے-
ٹائم: شام 5 بجے سے چھ بجے

2- Computer Basic Application
دورانیہ کورس (دو ماہ)
ٹوٹل فیس-/800 روپے
ٹائم شام 4 بجے سے پانچ بجے

فارم دفتر خدام الاحمدیہ مقامی سے حاصل کئے جاسکتے ہیں- کلاسز کا آغاز انشاء اللہ 5 مارچ 2004ء سے ہوگا-

(مہتمم مقامی ربوہ)

کامیابی

مکرم حافظ محمود احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ میرپور آزاد کشمیر لکھتے ہیں- خاکسار کی بھتیجی مکرمہ صدف بشارت صاحبہ بنت مکرم بشارت احمد صاحب نے آزاد کشمیر یونیورسٹی کے امتحان (خزاں) 2002ء میں B.C.S میں 1412/2000 نمبر حاصل کرکے یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کی ہے- اللہ تعالی عزیزہ کی اس کامیابی کو آئندہ اعلی کامیابیوں کا موجب بنائے اور عزیزہ کو احمدیت کیلئے مفید وجود بنائے- آمین

محرم کے ایام میں بکثرت درود بھیجنے کی نصیحت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:-

''آج کل محرم کے دن ہیں۔اس سلسلے میں ایک بڑی ضروری بات میں جماعت کو یاد کرانا چاہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اہل بیت کے ساتھ ہر عاشق کو ایک روحانی تعلق ہونا چاہئے۔ یہ جو اختلافی مسائل ہیں یہ بالکل اور بات ہے۔لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپؐ کے اہل بیت سے عشق، یہ بالکل اور معاملہ ہے۔ یہ ایک لافانی مسئلہ ہے جس میں کبھی کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوسکتی۔اس لئے جماعت احمدیہ اس طرف خاص توجہ کرے اور ان ایام میں خصوصیت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کے اہل بیت پر بکثرت درود بھیجے۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی جسمانی اولاد آپؐ کی روحانی اولاد بھی تھی، صرف جسمانی اولاد نہیں تھی۔اس لئے نورٌ علیٰ نور کا منظر نظر آتا ہے۔حضرت امام حسنؓ حضرت امام حسینؓ اور باقی بہت سے ائمہ جو آپؐ کی نسل سے بعد میں پیدا ہوئے بہت بڑے بزرگ تھے اور عظیم الشان روحانی مصالح کو سمجھنے والے، صاحب کشف والہام تھے..............

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عشق اور آپؐ کے اہل بیت کے عشق میں ہم آگے ہیں، پیچھے نہیں ہیں۔ یہ بات جماعت کو نہیں بھلانی چاہئے۔یہی بات حضرت مسیح موعود نے ہر جگہ لکھی فرماتے ہیں:

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است

کتنا عظیم الشان محبت کا اظہار ہے۔

جو صحیح معنوں میں آل محمدؐ ہیں، ان میں اہل بیت بھی ہیں اور غیر اہل بیت بھی ہیں۔اس بات کو بھی نہیں بھلانا چاہئے ایسے اہل بیت بھی ہیں جن کا خاندانی لحاظ سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا، کوئی رشتہ نہیں تھا، لیکن روحانی اہل بیت تھے۔ان کو چھوڑ کر اہل بیت سے محبت نہیں کرنی بلکہ ان کو شامل کر کے اہل بیت سے محبت کرنی ہے۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپؐ کی صلبی اولاد میں سے تو نہیں ہیں۔ان میں سے ایک بھی نہیں۔لیکن روحانی طور پر اہل بیت اور بہت اعلیٰ مقام کے اہل بیت۔اسی طرح حضرت سلمان فارسیؓ ہیں ان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مخاطب کر کے فرمایا۔سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ (کنز العمال جلد 6 ص176) کہ سلمان ہمارا ہے، اہل بیت میں سے ہے۔حالانکہ ان کی نسل ہی مختلف تھی۔وہ عجمی تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عربی تھے اور عمر کے لحاظ سے بھی غالباً وہ حضورؐ کی اولاد نہیں ہوسکتے۔ جب یہ حدیث بیان ہوئی ہے یا حضورؐ کا یہ ارشاد ہوا ہے اس وقت ان کی کافی بڑی عمر تھی۔ بہر حال ظاہری طور پر یا جسمانی طور پر یا قومی طور پر کوئی سوال نہیں ہے آپؓ کے حضورؐ کی جسمانی اولاد ہونے کا۔لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے انہیں یہ خطاب خود عطا فرمایا ہے اور اگر آپؐ کسی کو ایک خطاب دے دیں تو دنیا میں کوئی اسے چھین ہی نہیں سکتا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ غیر قوموں میں بھی جو مجھ سے محبت رکھیں گے، مجھ سے عشق کریں گے وہ میرے اہل بیت ہو جائیں گے۔ان معنوں میں آل کا لفظ اور اہل بیت کا لفظ بہت وسیع ہو جاتا ہے۔

اس نسبت کو بھی ملحوظ رکھ کر کثرت سے درود پڑھنے چاہئیں اور حضرت اقدس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دیگر صحابہؓ کو بھی اس درود میں شامل کرنا چاہیئے بطور روحانی اہل بیت کے''۔

(الفضل 25 مئی 1983ء)

نور خلافت

دل تھے ظلمت سے رنجور
صبح ہوئی پھر چمکا نور
عرش سے آنے لگی صدا
انی معک یا مسرور

انی معک یا مسرور

کیسے کیسے پڑے بجوگ
آقا طاہر کا تھا سوگ
لیکن رب نے تسلی دی
یہ کہہ کر غم کر دیا دور

انی معک یا مسرور

بدلی دن میں کالی رات
پوری ہوئی خدا کی بات
ایم ٹی اے سے آئی صدا
زخمی دل کو ملا سرور

انی معک یا مسرور

ہے مہدی کے دل کا نور
ابن شریف ابن منصور
آتے ہی ہر دل بول اٹھا
رد بلا ہو دشمنی دور

انی معک یا مسرور

تاج امامت سر پر ہے
نور خلافت در پر ہے
قدرت ثانی سایہ فگن ہے
نصرت حق کا ہوا ظہور

انی معک یا مسرور

نافلہ لایا ہے پھر جام
پورے ہوں گے سب الہام
سانچ کو آنچ نہیں ہوتی
مہدی کا پھیلے گا نور

انی معک یا مسرور

وہ اللہ کے دیں کا امین
کر کے دعاؤں کی تلقین
نور یقین اتارا ایسا
ہر اک قلب ہوا مسحور

انی معک یا مسرور

اللہ ھر میں برکت دے
پورے سارے کام کرے
اس کی دید سے ہو دل شاد
تیرا بھی شاہد منصور

انی معک یا مسرور

شاہد منصور

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔
انجینئر قوانین قدرت کو لے کر اس سے حسن پیدا کرتا ہے اس سے افادیت پیدا کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔
جماعت احمدیہ کو ہر علم کے میدان میں سینکڑوں عبدالسلام پیدا کرنے پڑیں گے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

انسانیت کا مسئلہ پیداوار نہیں اس کی درست تقسیم ہے

حصول رزق کے بارہ میں عظیم الشان دینی تعلیمات

متقی کے لئے اللہ تعالیٰ راستے نکال دیتا ہے

(ڈاکٹر عبدالکریم صاحب)

(قسط سوم آخر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مومن صرف ایک آنت میں کھاتا پیتا ہے جب کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا پیتا ہے (مسلم) کوئی انسان اپنے پیٹ سے زیادہ بدتر برتن کو نہیں بھرتا۔ چند لقمے جو انسان کی کمر کو سیدھا رکھیں کافی ہیں۔ اگر زیادہ کی ضرورت ہو تو پیٹ کے تیسرے حصہ کو خوراک سے بھرو اور دوسرے حصہ کو پانی سے اور آخری حصہ کو سانس کے لئے خالی چھوڑ دو۔ (ترمذی) مردوں کو ریشم اور سونا پہننا منع ہے۔ (بخاری) جو چاہو کھاؤ اور پیو مگر اس میں اسراف اور تکبر نہیں ہونا چاہئے۔ (مسلم) مکان کے بارہ میں قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ اور اللہ نے تمہارے گھروں کو تمہاری رہائش کا ذریعہ بنایا ہے۔ (النحل:81) کیا تم ہر ٹیلہ پر فضول کام کرتے ہوئے عمارت بناتے ہو اور تم بڑے بڑے محل بناتے ہو تا کہ تم ہمیشہ قائم رہو (الشعراء:129-130) حدیث نبویؐ میں ہے کہ تین چیزیں جو نحوست کا باعث بن سکتی ہیں ان میں سے ایک مکان ہے (بخاری) ہر عمارت اس کے بنانیوالے پر وبال ہے مگر وہ عمارت جس سے چارہ نہ ہو۔ (ابوداؤد) مسلمان جو کچھ خرچ کرتا ہے۔ اس کو اس کا ثواب دیا جاتا ہے مگر اس خرچ پر جو اس مٹی میں کیا جائے۔ (یعنی بغیر ضرورت مکان) (ترمذی) مکان رہائش کی ضروریات کو پورا کرنے والا ہو نہ کہ جاہ و دولت کی نمائش۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اپنی جان کی طرف سے بے خوف ہو بدن تندرست ہو ایک دن کے کھانے کا سامان اس کے پاس موجود ہو تو گویا اس کے لئے دنیا کی نعمتیں جمع کر دی گئی ہیں اور ساری دنیا اس کو دیدی گئی ہے۔ (ترمذی) ان چیزوں کے سوا آدم کے بیٹے کا کسی چیز پر کوئی حق نہیں ہے۔ 1۔ رہنے کے لئے گھر۔ 2۔ تن ڈھانکنے کو کپڑا۔ (3) خشک روٹی اور 4۔ پانی۔ (ترمذی) اس شخص نے فلاح پائی جس نے اسلام قبول کر لیا اور بقدر ضرورت و کفایت رزق دیا گیا اور جو چیز اس کو دی گئی قناعت کرتا ہے۔ (مسلم) خداتعالیٰ فرماتا ہے آدم کے بیٹے میری عبادت کیلئے تو اپنے دل کو اچھی طرح مطمئن اور فارغ کر لے میں تیرے دل میں غنا بھر دونگا اور فقر و احتیاج کے سوراخوں کو بند کر دونگا۔ اگر تو ایسا نہ کرے گا تو میں تیرے ہاتھوں کو مشاغل سے بھر دونگا اور فقر و افلاس کے سوراخوں کو بند نہ کرونگا۔ (ابن ماجہ) غنا اسباب و سامان کی زیادتی پر نہیں ہے بلکہ غنا دل کی دولتمندی ہے۔ (بخاری)

اپنے نفس کے حقوق کے بعد حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ کہاں تک جاتے ہیں سب سے پہلے آدمی کا اپنا خاندان آتا ہے۔ اس کے لئے مرد کو اخراجات برداشت کرنے کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اسے یوں بیان کیا گیا ہے۔ مرد عورتوں پر اس فضیلت کے سبب جو اللہ نے ان میں سے بعض کو دوسروں پر دی ہے اور اس سبب سے کہ وہ اپنے مالوں میں سے خرچ کر چکے ہیں نگران ہیں۔ (النساء:35) اے مومنو! اپنے اہل کو بھی اور اپنی جانوں کو بھی دوزخ سے بچاؤ۔ (التحریم:7) آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا۔ ایک درھم جو تم خداتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو یا اپنے غلام پر یا کسی غریب پر یا اپنے خاندان پر۔ ان میں سے سب سے اچھا درھم بدلہ کے لئے وہ ہے جو تم اپنے خاندان پر کرتے ہو۔ (مسلم) دوسرے لوگوں کے حقوق قرآن مجید میں اسطرح بیان ہوئے ہیں۔ اور قرابت داروں کو اور مسکین کو اور مسافر کو ان کا حق دو اور اسراف کسی رنگ میں نہ کرو۔ (بنی اسرائیل:27) پس تو بھی یتیموں کو ابھارنے میں لگا رہ اور سوالی کو تو جھڑک مت (الضحیٰ 11-10) اور ان کے مالوں میں مانگنے والوں کا بھی حق ہے اور جو مانگ نہیں سکتے ان کا بھی (الذّریٰت :20)

حقوق اللہ کی ادائیگی بھی بغیر وسائل کے نہیں ہو سکتی۔ اے مومنو تمہیں ایک ایسی تجارت بتاؤں جو تم کو دردناک عذاب سے بچا لے گی۔ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تم جانو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ (الصّف 11-12) عام طور پر خداتعالیٰ کی راہ میں جہاد سے مراد لڑائی لی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ جہاد کی ایک قسم ہے جس کی خاص حالات میں ضرورت ہوتی ہے۔ وہ قرآن مجید میں درج ہیں۔ اور ان سے لڑتے جاؤ یہاں تک کہ جبر کا نام و نشان باقی نہ رہے۔ اور دین سب کا سب اللہ ہی کے لئے ہو جائے۔ اگر وہ رک جائیں تو اللہ یقیناً ان کے اعمال کو دیکھتا ہے۔ اگر وہ پیٹھ پھیر لیں تو جان لو کہ اللہ یقیناً تمہارا حامی ہے۔ وہ بہترین حامی اور مددگار ہے۔ (الانفال:40-41) وہ لوگ جن سے جنگ کی جارہی ہے ان کو بھی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔ جن کو ان کے گھروں سے صرف ان کے اتنا کہنے پر کہ اللہ ہمارا رب ہے بغیر کسی جائز وجہ کے نکالا گیا اور اگر اللہ ان میں بعض کو بعض کے ذریعہ سے باز نہ رکھتا تو گرجے اور یہودیوں کی عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے برباد کر دئے جاتے اور اللہ یقیناً اسی کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرے گا۔ اللہ بہت طاقتور غالب ہے۔ (الحج:40-41) جب تلوار کے زور سے دین کو مٹانے کی کوشش کی جائے تو اس وقت تلوار کے ذریعہ اس کی مدافعت ضروری ہو جاتی ہے۔

ان تمام ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اعتدال کو ملحوظ خاصر رکھنا ضروری ہے اور اس کی تاکید قرآن مجید میں کی گئی ہے۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا۔ (البقرہ:186) اور وہ (اللہ کے بندے) ایسے ہوتے ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی سے کام نہیں لیتے۔ اور نہ بخل کرتے ہیں اور ان کا (خرچ) ان دونوں حالتوں کے درمیان ہوتا ہے (الفرقان : 68) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعتدال نصف خوشحالی ہے اور خلق نصف ایمان جو بھی معتدل رہے گا اسے غربت کا سامنا نہ ہوگا خبردار مذہب کے بارے میں غلو نہ کرنا۔ تم سے پہلے بہت سے اس وجہ سے تباہ ہوئے کہ انہوں نے مذہب میں غلو کیا۔ (مسند احمد) اے لوگو! تمہارے لئے اعتدال کی راہ۔ تمہارے لئے اعتدال کی راہ۔ تمہارے لئے اعتدال کی راہ ہے۔ یقیناً اللہ نہیں تھکے گا مگر تم تھک جاؤ گے۔ (بخاری) خرچ میں اعتدال نصف اقتصادیات ہے۔ (کنز العمال)

دین کی اقتصادی تعلیم کی سچائی اس بات سے ثابت ہے کہ دنیا چودہ سو سال کے بعد اس کو اپنانے پر مجبور ہے اور اس کے ذریعہ انہوں نے ترقی کی ہے۔ لین دین کے طریق خاص طور پر تجارتی معاملات میں انہوں نے بہت اعلیٰ معیار اپنایا ہوا ہے یعنی قول کے پکے وعدہ پورا کرنے والے ناپ تول میں پورے ایک قیمت اپنانے والے، امانت و دیانت کا خیال رکھنے والے، مغرب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اصولوں کو بغیر آپ پر ایمان لائے ایک لمبے تجربہ کے بعد اپنایا ہے اور دنیاوی طور پر مادی لحاظ سے سرخرو ہوئے اس کے بالکل برخلاف آپ کے ماننے والوں نے ان اصولوں کو چھوڑ دیا ہے جس کے نتیجہ میں خدائی احکامات کی خلاف ورزی کا جرم اور اقتصادی پسماندگی آج ان کے نصیب میں ہے۔

یہ سوال اٹھایا جا سکتا ہے کہ اگر رزق کی کشائش اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے تو مغربی قوموں میں جو شیطان کے چیلے ہیں کس طرح فراوانی آگئی ہے؟ اس کا جواب خداتعالیٰ نے خود دے دیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ جو ورلی زندگی اور اس کی زینت کو مقصود بنائیں گے۔ انہیں ہم ان کے اعمال (کے پھل) اس میں پورے پورے دیں گے اور انہیں اس میں کم نہیں دیا جائے گا۔ یہی وہ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں ہوگا اور جو کچھ انہوں نے اس کی خاطر کیا ہوگا وہ اس میں بالکل بے سود ہو جائے گا۔ اور جو کچھ وہ کرتے رہے ہوں گے وہ تباہ ہو جائے گا۔ (ھود:16-17) پس ان قوموں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ فضل کا نہیں بلکہ عدل کا ہے۔ اور انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ وہ اپنی کوشش کا نتیجہ ضرور دیکھ لے گا۔ اور اس کو پوری جزا مل جائے گا۔ (النجم:42) تو کہہ کیا ہم تمہیں ان لوگوں سے آگاہ کریں جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹا پانے والے ہیں۔ جن کی کوشش اس ورلی زندگی میں ہی غائب ہو گئی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اچھا کام کر رہے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے نشانوں کا اور اس سے ملنے کا انکار کر دیا ہے اس لئے ان کے اعمال گر کر رہ گئے ہیں چنانچہ قیامت کے دن ہم انہیں کچھ بھی وقعت نہیں دیں گے۔ (الکھف:104-106) جس طرح مغربی اقوام نے علم حاصل کیا ہے۔ اور تکنیکی مہارت کو کام میں لانے کیلئے انتھک محنت لگن اور نظم سے کرتے ہیں اور امانت اور دیانت کا اعلیٰ معیار کا کاروباری لین دین میں رکھا ہوا اس کی وجہ سے ان کا حق ہے کہ اس کے مطابق ان کو صلہ ملے۔ خداتعالیٰ کسی سے بے انصافی نہیں کرتا اور ان کو اس دنیا میں پورا پورا اجر دیتا ہے۔

رزق حلال کی تلاش

خلاصہ کلام: خداتعالیٰ رازق ہے اس نے تمام جان داروں کو رزق دینا اپنے ذمہ لیا ہے۔ وہ رزق بطور فضل عطا کرتا ہے ہر ایک کو اس کی حیثیت کے مطابق دیتا ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیات کو

محکم کیا گیا ہے اور نیز انہیں کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ حکیم وخبیر کی طرف سے ہے۔ اس تعلیم پر مشتمل ہے کہ تم اللہ کے سوا عبادت نہ کرو۔ میں اس کی طرف سے تمہارے لئے خبردار کرنے والا اور بشارت دینے والا ہوں۔ اور تم اپنے رب سے بخشش مانگو۔ اس کی طرف رجوع کرو۔ وہ تمہیں ایک مقررہ میعاد تک اچھی طرح سامان عطا کریگا۔ اور ہر ایک فضیلت والے کو اپنا فضل عطا کرے گا۔ (ھود: 2-4) اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی پہلی شرط یہ ہے کہ حصول رزق کے لئے انسان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ استعدادوں کو اس کے احکامات کے مطابق پوری طرح استعمال کرے۔ کبھی کسی کو یہ زعم نہیں ہونا چاہئے کہ وہ اپنے زور بازو سے رزق حاصل کرے گا۔ خدا تعالیٰ چاہے تو اپنی عطا کردہ صلاحیت کو ایک سیکنڈ میں سلب کر لے۔ ایسا زعم اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اور اس کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے قارون کی مثال قرآن مجید میں بیان ہوئی ہے۔ قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا مگر وہ انہی کے خلاف ظلم پر آمادہ ہو گیا اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے تھے کہ جن کی کنجیاں ایک مضبوط جماعت کے لئے اٹھانا مشکل تھیں۔ جب اس کی قوم نے اسے کہا کہ فخر مت کر اللہ فخر کرنے والے کو یقیناً پسند نہیں کرتا.......... (قارون نے) کہا یہ سب رتبہ مجھے ایک علم کی وجہ سے ملا ہے جو صرف مجھے حاصل ہے۔ کیا وہ جانتا نہیں تھا کہ اس سے پہلے اللہ نے سب نسلوں کو جو اس سے زیادہ طاقتور اور اس سے زیادہ مالدار تھیں ہلاک کر دیا تھا اور مجرموں کو (جب عذاب دیا جاتا ہے) ان کے گناہوں کے متعلق ان سے پوچھ کچھ نہیں کی جاتی۔ (القصص: 77-79) آخر اس کا انجام کیا ہوا؟ پس ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔ پس اس کا کوئی گروہ نہ تھا جو اللہ کے خلاف اس کی مدد کرتا اور انتقام لینے والوں میں سے نہ ہو سکا۔ ان لوگوں نے جنہوں نے ایک دن پہلے تک اس کے مقام کی تمنا کی تھی اس حالت میں صبح کی کہ وہ کہہ رہے تھے۔ وائے حسرت! اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی کر دیتا ہے۔ اگر ہم پر اللہ نے احسان نہ کیا ہوتا وہ ہمیں بھی دھنسا دیتا۔ وائے حسرت! کافر کامیاب نہیں ہوتے۔ (القصص: 82-83) روز قیامت جن چیزوں کا حساب انسان سے نام بنام لیا جائے گا ان میں مال بھی شامل ہوگا۔ مال کس طرح کمایا اور مال کس طرح خرچ کیا۔ (ترمذی)

اعمال کی جزا وسزا تو پوری اگلے جہان میں ملے گی مگر اس کا کچھ مزا اس جہان میں بھی چکھا دیا جاتا ہے تاکہ برے کام کرنے والے باز آئیں اور جو نیک کام کرتے ہیں ان کو اور تحریص ہو اور ہم نے ان کو عذاب میں مبتلا کر دیا تاکہ وہ لوٹ آئیں۔ (الزخرف: 49) ”اور اس بڑے آنے والے عذاب سے پہلے ہم چھوٹا عذاب ان کو چکھائیں گے تاکہ وہ لوٹ آئیں اور توبہ کریں اور اس سے بڑے عذاب سے بچ جائیں۔“

(السجدۃ: 22) نیکوں کے لئے دنیا میں بھی اجر ہوتا ہے۔ جنہوں نے نیکوکاری کی راہ اختیار کی ان کے لئے اس دنیا کی زندگی میں بھلائی مقدر ہے اور آخرت کا درجہ اور بھی بہتر ہوگا۔ تقویٰ اختیار کرنے والوں کا گھر یقیناً بہت اچھا ہوتا ہے۔ (النحل: 31) اور جو شخص اپنے رب کی شان سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنتیں مقرر ہیں (الرحمٰن: 47) کیا جن لوگوں نے بدیاں کی ہیں وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو مومنوں اور ایمان کے مطابق عمل کرنے والوں کا سا درجہ دیں گے یہاں تک کہ ان دونوں کی زندگی اور موت برابر ہو جائے گی۔ وہ بہت برا فیصلہ کرتے ہیں۔ (الجاثیہ: 22)

وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب (پالنے والا) ہے پھر مستقل مزاجی سے اس پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور غم نہ کرو اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ، جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے۔

(حٰم سجدہ: 31-32)

دنیوی زندگی میں فرشتوں کی دوستی اور مدد کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اس کا اثر بھی ظاہر ہونا چاہئے کیا حرام خوروں اور حلال خوروں کی زندگی میں کوئی فرق ہوتا ہے؟ بظاہر حرام خور دولت کی فراوانی کی وجہ سے عمدہ زندگی گزارتے ہیں اور آج کل کے معاشرہ میں ان کو عزت شہرت اور طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اگر بصیرت سے کام لیا جائے اور ان چہروں کے اوپر جو ”ماسک“ ہوتا ہے اس کے پیچھے نزدیک سے دیکھا جائے تو اصل صورت یکسر مختلف ہوتی ہے اور وہ سکون قلب جیسی نعمت سے یکسر محروم ہوتے ہیں اس کے علاوہ خدا تعالیٰ ان کو کوئی نہ کوئی چٹی لگا دیتا ہے جس کی وجہ سے جو زیادہ آتا نظر آتا ہے وہ نکل جاتا ہے۔ اور زیادہ بھی اس کے لئے ناکافی ہو جاتا ہے۔ اس کے برخلاف حلال خور نہایت سوچ سمجھ کر خرچ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو چٹیوں سے بچائے رکھتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کا تھوڑا بھی ان کی بنیادی ضرورتوں کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ مومن کی شان بیان ہوئی ہے ”نہ ان کو غم ہوتا ہے اور نہ خوف“ اس طرح انہیں سکون قلب کی بے بہا نعمت نصیب ہوتی ہے۔ انہیں دنیا میں عزت، شہرت اور طاقت کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کیونکہ وہ اس کی خواہش نہیں کرتے۔ ان کی خواہش صرف خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول ہوتا ہے اور وہ اس میں کامیاب ہوتے ہیں۔

ہماری ذمہ داری

دین کی کھوئی ہوئی قدروں کو واپس لانا احمدیت کی ذمہ داری ہے۔ ان قدروں میں رزق حلال بہت اہمیت کا حامل ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے۔ ”خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق وتقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے تاکہ وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے۔ اور (۔) کو ان لوگوں کے حملوں سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں“۔

(آئینہ کمالات اسلام ص 251)

ہر احمدی یہ عہد کرتا ہے۔ ”میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا“ یہ درحقیقت بہت بڑا اور اہم عہد ہے۔ یہ حصول رزق کے لئے ایک نیا معیار دیتا ہے یعنی مالی منفعت کے لئے دینی احکامات کو کبھی پس پشت نہیں ڈالوں گا۔ جہاں بھی دونوں میں کسی قسم کا تصادم ہوگا وہاں مالی منفعت کو قربان کر دونگا۔

فی زمانہ احمدیوں کی ذمہ داری صرف یہ نہیں کہ وہ اپنے آپ کو مسموم ماحول سے بچا کر رکھیں بلکہ اس پر اثر انداز ہوں اور اسے بدلنے کی کوشش کریں۔ یہ صرف عملی نمونہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ عملی نمونہ کا ایک طریق یہ ہے کہ احکامات کے مطابق بظاہر عمل کرنا اور جس معاملہ کے بارہ میں واضح احکامات نہ ہوں وہاں اپنی مرضی کرنا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ نہ صرف احکامات پر عمل کرنا بلکہ ان احکامات کی جو اصل روح ہے اس کو مدنظر رکھنا اور جہاں احکامات نہ ہوں اس روح سے رہنمائی حاصل کرنا۔ دینی احکامات کی اصل بنیاد اور روح ”عدل“ ہے حصول رزق کے بارہ میں ”عدل“ کا کیا مطلب ہے؟ عدل کا عام فہم مطلب یہ ہے کہ دوسروں کو ان کا پورا حق دینا اور اپنا پورا حق لینا نہ دوسروں کے حق سے کم دینا اور نہ اپنے حق سے زیادہ لینا۔ اس میں صرف قیمت اور معاوضہ ہی نہیں آئے گا بلکہ جنس اور کام کی نوعیت بھی آئے گی۔ سودا یا معاہدہ کرتے وقت دوسرے کے اعتماد کم علمی اور کم فہمی سے ناجائز فائدہ اٹھانا بھی عدل کے خلاف ہے۔ بعض دفعہ سودا یا معاہدہ بظاہر منصفانہ لگتا ہے مگر درحقیقت وہ ایسا نہیں ہوتا ایسی صورت کا فائدہ بھی عدل کے خلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث ہے میں ایک انسان ہوں تم اپنے جھگڑے میرے پاس فیصلہ کے لئے لاتے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ ایک فریق دوسرے سے زیادہ چرب زبان ہو اور اپنی بہتر وکالت کرے۔ میں اس کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ دے دوں اگر میرا فیصلہ اس کے حق میں ہو جو مستحق نہ ہو تو میں اس کو صرف ایک آگ کا انگارہ دے رہا ہونگا (بخاری) ”اے وابصہ! تم یہ پوچھنے آئے ہو کہ نیکی کیا چیز اور گناہ کیا ہے حضرت وابصہ نے اثبات میں جواب دیا جس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کو اکٹھا کیا اور ان کے سینے پر مار کر کہا ”اپنے نفس سے پوچھ۔ اپنے دل سے پوچھ“ آپ نے تین بار یہ الفاظ دہرائے اور فرمایا ”نیکی وہ ہے جس سے نفس کو اطمینان حاصل ہو اور جس سے دل کو سکون نصیب ہو اور گناہ وہ ہے جو نفس میں خلش پیدا کرے اور دل میں تردد کا موجب ہو اگرچہ لوگ فتویٰ دیں“ (مسند احمد) انسان کا ضمیر جائز وناجائز کے بارہ میں رہنمائی کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو خوب دیکھ رہا ہے خواہ اپنی زبان سے کتنی ہی صفائی پیش کرے۔ (القیامۃ: 15) گو ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور جو وسوسے اس کا نفس پیدا کرتا ہے اس سے خوب واقف ہیں اور ہم اس سے اس کی رگ جان سے بھی نزدیک ہیں“ (ق: 17) اور جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور یہ کہ تم اسی کی طرف زندہ کر کے لوٹائے جاؤ گے۔

(الانفال: 25)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عمل کا دارومدار نیت پر ہے۔ اور اس کا اجر اس کے مطابق ملے گا (بخاری) یہی وجہ ہے کہ بعض نمازیوں کی نمازیں ان کے منہ پر ماری جائیں گی کیونکہ وہ ریا کے طور پر نماز پڑھتے تھے (الماعون: 7,5) حصول رزق کے بارے میں انسان دوسرے انسانوں کو تو دھوکا دے سکتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کو نہیں جو کہ علیم وخبیر ہے۔ اس کا فضل جذب کرنے کے لئے خلوص دل کے ساتھ ان چیزوں کی ضرورت ہے اور رہے گی۔ 1۔ کوشش، 2۔ اطاعت، 3۔ تقویٰ، 4۔ توکل، 5۔ دعا

انسانوں کی ذاتی استعداد کوشش اور اللہ تعالیٰ کے فضل میں فرق کی وجہ سے لوگوں کی آمدن اور دولت میں فرق ایک قدرتی امر ہے۔ کیمونزم نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ انسانوں میں اقتصادی مساوات قائم کریں گے مگر وہ نظام کیونکہ غیر فطری تھا اس لئے چند دہائیاں چل کر اپنی موت آپ مر گیا ہے۔ انسان میں اقتصادی تفاوت ایک حد تک دنیوی نظام کے چلنے کے لئے ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ہے کیا وہ ہیں جو تیرے رب کی رحمت تقسیم کریں گے؟ ہم ہی ہیں جنہوں نے ان کی معیشت کے سامان ان کے درمیان اس زندگی میں تقسیم کئے ہیں۔ اور ان میں سے کچھ لوگوں کو کچھ دوسروں پر ہم نے مراتب کے لحاظ سے فوقیت بخشی ہے تاکہ ان میں سے بعض بعض کو زیر نگیں کر لیں اور تیرے رب کی رحمت اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

(الزخرف: 33)

اور جس سے اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس کی خواہش نہ کرو۔ جو کچھ مردوں نے کمایا ہے اس میں سے ان کا حصہ ہے۔ اور جو کچھ عورتوں نے کمایا ہے اس میں سے ان کا حصہ ہے۔ اور تم اللہ سے اس کے فضل کا حصہ مانگو۔ اللہ ہر ایک چیز کو یقیناً بہت جاننے والا ہے۔ (النساء: 33) اور ہم نے جو کچھ ان میں سے بعض لوگوں کو دنیوی زندگی کی زیبائش کے سامان دے رکھے ہیں تو ان کی طرف دونوں آنکھوں کی نظر کو پھیلا پھیلا کر مت دیکھ کہ ہم اس کے ذریعہ سے ان کی آزمائش کریں گے اور تیرے رب کا دیا رزق اچھا اور باقی رہنے والا ہے۔ (طٰہٰ: 132) دین نے اقتصادی تفاوت کی اجازت دی ہے مگر اتنی نہیں کہ وہ لوگوں کی زندگی حرام کر دے۔ اوّل دینی اصولوں کے مطابق بہت زیادہ آمدن اور دولت ہو نہیں سکتی۔ دوئم اس کی تقسیم کا ایک موثر نظام

باقی صفحہ 6 پر

گھر تعمیر کرنے کے لئے بعض مفید اور کار آمد مشورے

ہوا، سورج کی روشنی، بجلی، پانی، گیس اور نکاسی آب کا خیال رکھنا ضروری ہے

(آرکیٹیکٹ بشیر الدین کمال صاحب)

گھر وہ جگہ ہے جہاں انسان اپنی زندگی کا زیادہ وقت گزارتا ہے۔ اور جو موسمی اثرات یعنی گرمی، سردی، بارش، آندھی وغیرہ سے محفوظ ہو۔ آرام دہ گھر بہتر گھریلو ماحول، بہتر صحت کے ضامن اور تسکین قلب کے ضامن ہوتے ہیں۔ اگر گھر آرام دہ نہ ہو تو انسان گھر بنانے کے بعد یہ محسوس کرتا ہے کہ اس نے لاکھوں روپے کی رقم بے فائدہ خرچ کر لی ہے۔ اور بعض تو آرام دہ گھر نہ ہونے کی وجہ سے اسے بیچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے گھر کی منصوبہ بندی میں بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔

پلاٹ کا انتخاب

پلاٹ کا انتخاب کرتے وقت ہوا کا رخ، سورج کا رخ اور بجلی، پانی گیس ونکاسی آب کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ سکول کالج ہسپتال اور بازار کا قریب ہونا آرام کا باعث ہوتا ہے پلاٹ ہموار ہو تو بہتر ہوتا ہے۔ پلاٹ تک آنے جانے کا راستہ 18 فٹ سے کم موزوں نہیں، نشیبی، دلدل، یا گہری بھرائی والی جگہ مناسب نہیں۔ زیادہ شور وغل وگرد وغبار والی جگہ سے بچنا چاہئے۔

موسم کے اثرات

سورج کی گرمی، روشنی اور ہوا قدرت کے وہ بیش بہا عطیات ہیں جن کے مناسب استعمال سے نہایت صحت بخش اور آرام دہ گھر بنایا جا سکتا ہے۔ سورج قدرتی روشنی کا بہت بڑا ذریعہ ہے اس کی شعاعیں جراثیم کو ہلاک کرتی ہیں اور نمی کو دور کرتی ہیں

گھر کے کمروں میں اگر ہوا کا گزر نہ ہو تو یہ گرمی اور گھٹن کا سبب ہوتا ہے اور گھر سے نمی اور بدبو کے اخراج میں مشکل ہوتی ہے۔ ہمارے ملک کی آب وہوا زیادہ تر خشک یا گرم ونم ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مکان کے مختلف کمروں، دروازوں اور کھڑکیوں کو سورج کی گردش اور ہوا کے رخ کو مدنظر رکھ کر اس طرح بنایا جائے کہ گرمیوں میں گرمی سے بچا جا سکے اور سردیوں میں گرمی حاصل ہو سکے۔ اس لئے گرمی سے بچنے کے لئے چھجے اور برآمدے بنائے جاتے ہیں۔ جو کہ بارش سے بھی محفوظ رکھتے ہیں۔ عمارت کے اطراف اور لان میں درخت سورج اور ہوا کے لحاظ سے لگانے سے بھی گرمی میں کافی کمی ہو سکتی ہے۔

ایک آرکیٹیکٹ (ماہر تعمیرات) کو حتی الوسع آپ کی ضروریات پسند وناپسند شمالی رخ اور مکانوں کی کیفیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بجلی، گیس، پانی ونکاسی آب کی لائنوں کی معلومات بھی ضروری ہوتی ہیں۔

عوامل کے اثرات

دنیا کے مختلف علاقوں میں مختلف مکانات مندرجہ ذیل مخصوص عوامل کو مدنظر رکھ کر بنائے جاتے ہیں۔

1۔ موسم، 2۔ تہذیب وتمدن
3۔ مذہب 4۔ تعمیراتی سامان کی فراہمی

ان سب کے علاوہ ذاتی پسند، عادات، خاندان کے افراد کی تعداد، قطعہ زمین کا سائز، رخ، لیول، اور اقتصادی حالات ہر مکان کے خاکہ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

شہر کے بلدیاتی ادارے شہری سہولتوں کے پیش نظر مختلف تعمیراتی قوانین وضع کرتے ہیں۔ جن کی پابندی ضروری ہے۔ ان حالات میں ہر جگہ کی انفرادی حیثیت ہوتی ہے۔ جو مکان کے ڈیزائن پر اثر انداز ہوتی ہے اور جملہ کوائف کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد ایک بہتر نقشہ وجود میں آ سکتا ہے۔ اور ایک اچھے ماہر تعمیرات کی خوبی ہے کہ وہ آپ کی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے ایک خوبصورت آرام دہ اور سستے مکان کا ڈیزائن تیار کرے۔

اچھے ڈیزائن کی خصوصیات

☆۔ نقشہ یعنی گھر کا ڈیزائن ہوا، روشنی اور دھوپ کو مدنظر رکھ کر تیار کیا جائے۔

☆۔ کمروں کی ترتیب ایک دوسرے کی مناسبت اور استعمال کے مطابق ہو۔

☆۔ زیادہ استعمال والے کمرے زیادہ ہوادار اور قدرتی طور پر روشن ہوں۔

4۔ باورچی خانہ ایسی جگہ پر ہو جہاں صبح کے وقت دھوپ کا گزر ضرور ہو۔ تا کہ جراثیم اور بو کو ختم کر سکے اور دن کے بقایا حصہ میں گرمی نہ ہو۔

☆۔ راستے (Passage) سیدھے مختصر اور روشن ہوں تا کہ مکان کے ہر حصہ میں آسانی سے پہنچا جا سکے۔

☆۔ جن دیواروں پر سورج کا براہ راست اثر ہو۔ وہاں چھجے وغیرہ مناسب گہرائی کے بنائے جائیں۔ ایسے حصوں میں کم استعمال والے کمرے بنائے جا سکتے ہیں۔ جیسے سٹور، باتھ روم وغیرہ

☆۔ بہتر ہے کہ شمالی جانب برآمدہ نہ دیا جائے کیونکہ یہ روشنی روکنے کا سبب ہوتا ہے۔

☆۔ باہر کے تمام دروازوں اور کھڑکیوں پر بارش اور دھوپ سے بچاؤ کے لئے چھجے مہیا کئے جائیں۔

پانچ مرلہ پلاٹ کے لئے نقشہ

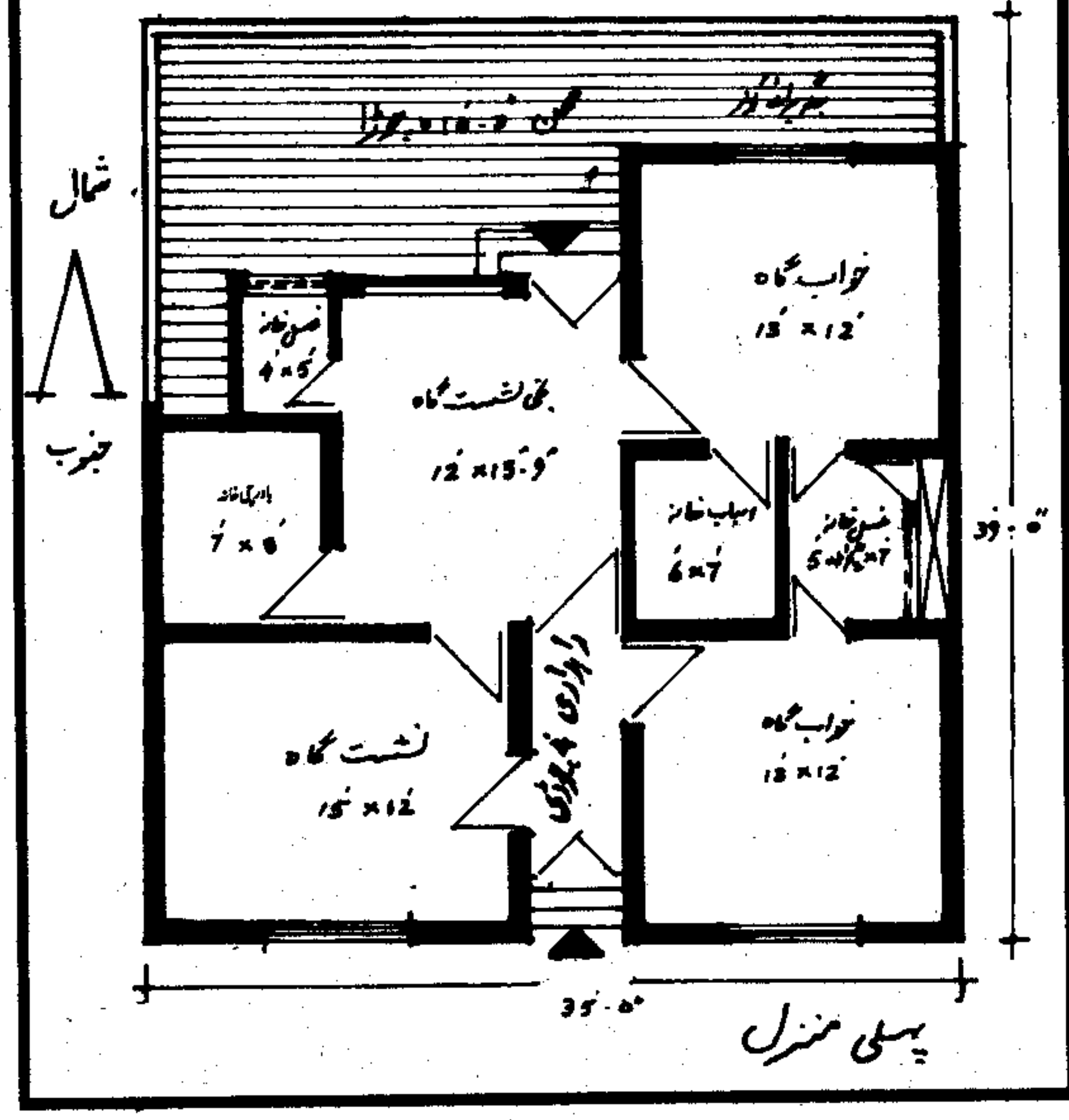

☆۔ انفرادی ضرورت، جگہ اور رقم کے لحاظ سے بہت سی چیزیں نظر انداز کی جا سکتی ہیں۔ یا پھر ان میں سے کچھ کو آپس میں ملایا جا سکتا ہے مثلاً نشست گاہ اور طعام گاہ کو ملایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح طعام گاہ اور نجی نشست گاہ (Living Room) کو بھی ملایا جا سکتا ہے۔ دو خواب گاہوں کے لئے ایک غسل خانہ رکھا جا سکتا ہے۔ سٹور کی جگہ دو چھتی وغیرہ دی جا سکتی ہے۔

کام کے مراحل

جب نقشہ منظور ہو جائے تو مالی استعداد کے مطابق ایسا مرحلہ وار پروگرام بنائیں کہ کام میں رکاوٹ نہ ہو۔ اگر ایک مرتبہ کام رک جائے تو دوبارہ مزید مستری جمع کر کے کام شروع کرنے میں کافی دشواری ہوتی ہے۔ اگر زیادہ عرصہ تک کام بند ہو جائے تو وقت کے ساتھ مہنگائی میں اضافہ کے علاوہ بہت سے زائد اخراجات اور سامان کا زیاں بھی تعمیرات کے اخراجات میں اضافہ کا باعث ہو سکتے ہیں۔

نگرانی

کام شروع کرنے سے پہلے یہ فیصلہ کرنا بہت ضروری ہے کہ آپ مکان ٹھیکیدار سے بنوائیں گے یا خود اپنی نگرانی میں۔ اگر کام ذاتی نگرانی میں کرانا ہو تو کسی تجربہ کار نگران کا انتخاب کر لیجئے جو آپ کو فنی مشورے دے سکے۔ کام شروع کرنے کے بعد حتی الوسع تبدیلیوں سے گریز کریں۔ اس ضمن میں اپنے آرکیٹیکٹ سے مشورہ ضرور کریں۔ ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے۔ بلکہ ویسے بھی اپنے آرکیٹیکٹ سے وقتاً فوقتاً ضرور رابطہ رکھیں۔ خواہ عمارت ٹھیکہ پر ہی تعمیر کروائی جا رہی ہو۔

اگر اچھا ٹھیکیدار مل جائے تو آپ کافی حد تک پریشانی سے بچ سکتے ہیں۔ ٹھیکہ مکمل فی مربع فٹ، آئیٹم ریٹ یا صرف لیبر ریٹ پر بھی ہو سکتا ہے۔ ٹھیکے کی دستاویزات میں جہاں تک ہو سکے ہر کام کی تفصیل نوعیت، رقم کی ادائیگی کا طریقہ کار اور مدت واضح ہو اس کے علاوہ کام میں تبدیلی کی صورت میں ادائیگی کا طریقہ طے کرنا ضروری ہے۔ مناسب یہ ہے کہ دیگر شرائط کے علاوہ ٹھیکہ میں مصالحت کنندہ کا بھی ذکر ہو۔ تا کہ اختلاف کی صورت میں رجوع کیا جا سکے۔ اس طرح کافی پیچیدگیاں دور ہو جائیں گی۔ آئیٹم ریٹ پر ٹھیکوں میں نسبتاً کم پیچیدگیاں ہوتی ہیں۔ اس میں مالک اگر کسی وجہ سے کام درمیان میں ختم کرنا چاہے تو پیمائش کر کے آسانی سے حساب کیا جا سکتا ہے۔

لیبر ریٹ پر ٹھیکہ بہت سادہ ہوتا ہے اور بہت عام ہے۔ اس میں درمیان میں کام ختم کرنے کی صورت میں کام کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

مکان بناتے وقت لوگ مختلف ذہنی الجھنوں کا شکار ہوتے ہیں اور اکثر ناواقفیت یا غلط مشوروں کی وجہ سے نقصان اٹھاتے ہیں لہٰذا غلط مشوروں پر کان نہ دھریں اور اپنے آرکیٹیکٹ کے مشورہ پر عمل کرنے سے ہی ذہنی الجھن سے بچ سکتے ہیں۔

تعمیر کے دوران سیمنٹ کے کام کی ترائی کا ضرور خیال رکھیں۔ یاد رکھیں بہتر ڈیزائن بہتر گھر، 5 مرلہ پلاٹ کے نقشہ کا ایک خاکہ دیا گیا ہے جس میں ہوا اور روشنی کا پورا خیال رکھا گیا ہے جب کہ کمروں کے سائز بھی مناسب ہیں۔

نقشہ کے مطابق تعمیر شدہ عمارت

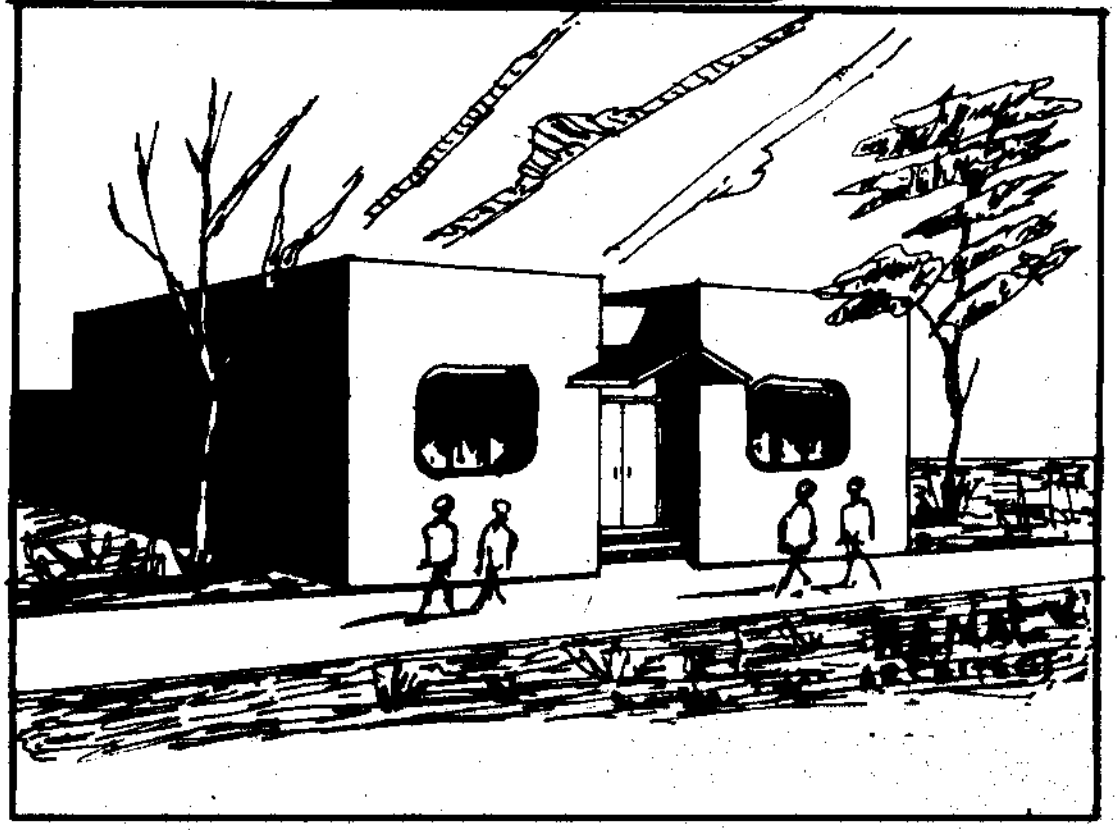

بقیہ صفحہ 4

موجود ہے تیسرے علاوہ دوسرے اخراجات کے صدقات دینے کا لامتناہی سلسلہ ہے۔ قرآن مجید میں ہے وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں؟ تو کہہ دے کہ جو بھی بچتا ہے اس طرح اللہ تمہارے لئے نشانات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم تفکر کرو۔ (البقرہ:220) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ایک فالتو سواری ہو وہ اس کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں جس کے پاس فالتو خوراک ہے وہ اس کو دے دے جس کے پاس خوراک نہیں راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اتنی چیزوں کا نام لیا کہ ہمیں خیال ہونے لگا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی جو کوئی چیز فالتو ہے اس پر اس کا کوئی حق نہیں ہے۔ (مسلم)

حسد سے بچنا

انفرادی اقتصادی تفاوت کے خلاف دین حسد کی اجازت نہیں دیتا۔ قرآن مجید میں جن چیزوں سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگی گئی ہے ان میں حسد بھی ہے۔ (الفلق:6) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کی لکڑی کو (ابوداؤد) اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے کم حیثیت کا ہے۔ اور ان لوگوں کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اونچے ہیں اس طرح تم اللہ کی اس نعمت کو جو تم پر ہے حقیر نہ سمجھو گے۔ (مسلم) "جب تم میں سے کوئی انسان ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور خوبصورتی میں اس سے بڑھا ہوا ہے تو وہ اس انسان کی طرف بھی ضرور دیکھے جو اس سے کم درجہ پر ہے (بخاری) دو چیزیں جن کو تو ابن آدم برا سمجھتا ہے ایک تو موت حالانکہ موت مومن کے لئے فتنہ سے بہتر ہے۔ دوسرے مال کی کمی حالانکہ مال کی کمی حساب میں کمی کا موجب ہے (مسند احمد) جو شخص اللہ کے دیئے ہوئے رزق پر راضی ہو جائے اللہ اس کے تھوڑے عمل سے راضی ہوتا ہے۔ (بیہقی)" جو چیز خدا نے تیری تقدیر میں لکھ دی ہے۔ اس پر راضی اور شاکر رہ۔ اگر ایسا کرے گا تو دنیا کے غنی ترین لوگوں میں شمار ہوگا۔ (ترمذی) "وہ شخص فلاح پا گیا جس نے .... قبول کیا اور بقدر ضرورت وکفالت رزق دیا گیا اور خدا نے اس کو اس چیز پر جو اس کو دی گئی قناعت بخشی (مسلم) غنا اسباب وسامان کی زیادتی پر نہیں بلکہ غنا دل کی دولتمندی ہے (بخاری) فقراء اور مہاجرین کو قیامت کے دن دولتمندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل کیا جائے گا۔ (مسلم) ایک اور حدیث میں 500 سال کا ذکر ہے (ترمذی) "میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا اور دیکھا کہ جنت میں داخل ہونے والے مسکین لوگ تھے اور مالداروں کو روکا ہوا تھا۔" (ریاض الصالحین) خدا تعالیٰ متقی، غنی اور گوشہ نشین کو پسند کرتا ہے۔ (مسلم)

☆ طہارت، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا بھی ایمان کا حصہ ہے۔

پلوریسی یعنی ذات الجنب

ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ:

"اگر جوڑوں کے درد کسی دوا یا مقامی علاج مثلاً ٹکور وغیرہ سے ٹھیک ہو جائیں اور اسہال لگنے کی بجائے پلوریسی (Pleurisy) یعنی ذات الجنب کی تکلیف شروع ہو جائے۔ جو ملتی جلتی دواؤں سے ٹھیک نہ ہو تو ہومیو پیتھ کا فرض ہے کہ وہ یہ تحقیق کرے کہ ذات الجنب کی تکلیف شروع کیسے ہوئی تھی۔ اگر اس سے پہلے جوڑوں کے درد پائے جاتے تھے جن کے ٹھیک ہونے کے بعد پلوریسی شروع ہوئی تو لازماً ابرائیٹم ہی اس مریض کی دوا ہوگی۔ اس کا پہلا اثر تو یہ ہوگا کہ پلوریسی کے ٹھیک ہونے پر ضرور کسی نہ کسی جوڑ میں تکلیف دوبارہ شروع ہو جائے گی۔ اس کا علاج مسلسل ابرائیٹم سے ہی جاری رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اسی دوا سے جوڑوں کے درد بھی ٹھیک ہو جائیں گے"۔ (صفحہ:2)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35889 میں اعجاز احمد فضل ولد محمد دین چوہان قوم چوہان پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد اعجاز احمد فضل ولد محمد دین چوہان ترگڑی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 ملک داؤد مظفر ولد ملک محمد دین مرحوم ترگڑی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 2 اشفاق الرحمٰن ورک ولد محمد رمضان مرحوم ترگڑی ضلع گوجرانولہ

مسل نمبر 35890 میں ولائیت خان ولد اللہ دتہ قوم وڑائچ پیشہ سرکاری ملازمت عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادیوال ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 11-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔زرعی زمین رقبہ 15 کنال 10 مرلے واقع شادیوال مالیتی -/600000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/5190 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ولائیت خان ولد اللہ دتہ شادیوال ضلع گجرات گواہ شد نمبر 1 محمود احمد خالد وصیت نمبر 30294 گواہ شد نمبر 2 محمد اشرف گوندل ولد علی احمد گوندل شادیوال ضلع گجرات

مسل نمبر 35891 میں رشیدہ بیگم زوجہ عبدالغنی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احسن آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 4 تولے مالیتی -/26000 روپے۔ایک عدد بھینس مالیتی -/15000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ رشیدہ بیگم زوجہ عبدالغنی احسن آباد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 محمد حسین اطہر بھٹی وصیت نمبر 30263 گواہ شد نمبر 2 عبدالغنی خادم ولد فقیر محمد مرحوم احسن آباد ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر 35892 میں عائشہ علی بنت ڈاکٹر محمد علی قوم پٹھان پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منگلا کینٹ ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی زیورات مالیتی -/10000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ عائشہ علی بنت ڈاکٹر محمد علی منگلا کینٹ ضلع جہلم گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمد علی والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد ولد خلیل احمد منگلا کینٹ ضلع جہلم

ربوہ سے لاہور

(نئی ہینو ائر کنڈیشنڈ)

ہر روز روانگی لاری اڈا سے صبح 6:15 بجے

واپسی نیازی اڈا بکر منڈی 3:00 بجے سہ پہر

رابطہ: ربوہ گڈز بس شاپ 211222 214222

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد اطلاع دیتے ہیں۔مکرم راجہ منیر احمد صاحب ڈی ایس پی اسلام آباد ابن مکرم راجہ خورشید احمد صاحب آف بھڑالہ حال چنگا بنگیال (راولپنڈی) حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے 53 سال کی عمر میں مورخہ 15 فروری 2004ء کو شفاء انٹرنیشنل ہسپتال اسلام آباد میں وفات پاگئے۔آپ مخلوق کی خدمت کا شوق رکھتے تھے۔غرباء مساکین کی مالی مدد کرنا آپ کا شیوہ تھا۔اپنے ماتحت عملہ سے بہت شفقت سے پیش آتے تھے۔آپ کی نماز جنازہ اگلے روز اسلام آباد میں ان کی رہائش گاہ سیکٹر G-11 کے سامنے گراؤنڈ میں خاکسار نے پڑھائی‘ بعد ازاں ان کی میت گوجرخان (راولپنڈی) لے جائی گئی۔جہاں لندن سے ان کے بیٹے مکرم نصر احمد صاحب‘ مکرم انس احمد صاحب اور دیگر عزیز واقارب بھی پہنچ گئے اور شام 4:00 بجے نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد ان کو آبائی قبرستان چنگا بنگیال میں پورے سرکاری اعزاز اور سلامی کے ساتھ سپرد خاک کردیا گیا۔قبر تیار ہونے پر مکرم فضل الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی نے دعا کروائی۔آپ نے پیچھے بیوہ کے علاوہ 4 بیٹے بالترتیب مکرم نصر احمد صاحب‘ مکرم انس احمد صاحب‘ مکرم مدثر احمد صاحب‘ مکرم منیب احمد صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ صائمہ مسعود صاحبہ جو شادی شدہ ہیں‘ یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب سے مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی اور پسماندگان کے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ نصیر احمد صاحب دارالعلوم غربی ثناء تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے چچا مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ابن مکرم شیخ محمد عظیم صاحب دارالرحمت شرقی الف مورخہ 13 فروری بروز جمعۃ المبارک عمر 68 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اگلے روز بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے نماز جنازہ پڑھائی قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم طاہر جمیل صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔احباب جماعت سے درخواست ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔آمین

شکریہ احباب

مکرمہ انیقہ رشید صاحبہ اہلیہ مکرم ملک رشید احمد صاحب مرحوم سابق امیر ضلع اٹک لکھتی ہیں۔خاکسار کے والد مکرم مولانا محمد سعید صاحب انصاری مربی سلسلہ مورخہ 9 جنوری 2004ء بروز جمعہ وفات پاگئے۔اندرون اور بیرون ملک سے بہت سے احباب جماعت‘ عزیز واقارب اور دوستوں نے اس غم میں بذریعہ فون، خطوط اور خود تشریف لاکر خاکسار اور میری بہنوں کے دلوں کو ڈھارس دی۔خاکسار اپنی طرف سے اور اپنی بہنوں کی طرف سے سب کا شکریہ ادا کرتی ہے۔اور دعا کی درخواست کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلائے۔

مینوفیکچررز و ڈیلر واشنگ مشین۔گیزر کوکنگ رینج۔ہیٹر وغیرہ

نور ہوم اپلائنسز 1-32/B چاندنی چوک راولپنڈی

پروپرائٹر: محمد سلیم منور

فون: 051-4451030-4428520

سمارٹ الیکٹریکل انٹرپرائزز

Philips

P-A سسٹم۔سیکورٹی سسٹم۔C.C.T.V سیٹلائٹ سسٹم

فلیٹ نمبر 5۔بلاک 12/D جناح سپر مارکیٹ

اسلام آباد فون: 051-2650347

گلف چپ بورڈ

جدید ترین پلانٹ پر تیار کردہ مضبوط ترین بورڈ

گلف ووڈ انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 28 فروری 2004ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	ترتیل القرآن
1-40 a.m	مجلس سوال وجواب
2-40 a.m	خطبہ جمعہ
3-50 a.m	مشاعرہ
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	حکایات شیریں
6-20 a.m	مجلس سوال وجواب
7-20 a.m	گفتگو
8-00 a.m	مشاعرہ
8-50 a.m	کوئز۔سیرت النبیؐ
9-20 a.m	سفر ہم نے کیا
9-50 a.m	سوال وجواب اردو
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	فرانسیسی سروس
1-35 p.m	مجلس سوال وجواب
2-30 p.m	حکایات شیریں
2-55 p.m	انڈونیشین سروس
3-50 p.m	گفتگو
4-25 p.m	کوئز سیرت النبیؐ
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-50 p.m	مجلس سوال وجواب اردو
6-40 p.m	بنگلہ سروس
7-50 p.m	چلڈرنز کلاس
8-50 p.m	فرانسیسی سروس
9-50 p.m	جرمن سروس
10-55 p.m	لقاء مع العرب

اتوار 29 فروری 2004ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	چلڈرنز کارنر
2-15 a.m	مجلس سوال وجواب
3-00 a.m	مشاعرہ
3-50 a.m	کوئز سیرت النبیؐ
4-15 a.m	گفتگو
5-05 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-15 a.m	مجلس سوال وجواب
7-20 a.m	تقریر محترم سید خالد احمد صاحب
7-50 a.m	خطبہ جمعہ
8-55 a.m	کوئز۔ پیارے مہدی کی پیاری باتیں
9-45 a.m	چلڈرنز کلاس
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-40 a.m	لقاء مع العرب
12-50 p.m	انگلش سروس
1-40 p.m	سوال وجواب
2-50 p.m	پیارے مہدی کی پیاری باتیں
3-30 p.m	انڈونیشین سروس
4-30 p.m	تقریر محترم سید خالد احمد صاحب
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-50 p.m	خطبہ جمعہ (نشر مکرر)
6-50 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	فرانسیسی سروس

درخواست دعا

○ مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب مینیجر نصرت آرٹ پریس لکھتے ہیں۔ مکرم حنیف الرحمٰن صاحب لندن کا مورخہ 23 فروری 2004ء کو لندن میں گردہ کی تبدیلی کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس تبدیلی کو بہتر بنائے۔ صحت کاملہ سے نوازے ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 26 فروری

طلوع فجر۔	5-16
طلوع آفتاب۔	6:37
زوال آفتاب۔	12:22
غروب آفتاب۔	6:06

تبدیلی نام

○ مکرم حفیظ احمد چچہ صاحب نصیر آباد حلقہ رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ میں نے اپنی بیٹی کا نام صائمہ نورین سے تبدیل کر کے صائمہ حفیظ رکھا ہے۔ آئندہ اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

خالص سونے کے زیورات
قمر جیولرز
گول بازار ربوہ
فون دکان: 04524-213689
گھر: 04524-214469
موبائل: 0303-6743501
میاں قمر احمد

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے۔
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

کم قیمت ایک دام
اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم
سستے برقعے اقصیٰ برقع ہاؤس
زنانہ ریڈی میڈ گارمنٹس اقصیٰ فیشن پوائنٹ
اقصیٰ چوک ربوہ (پروپرائٹر: محمد احمد طاہر کاہلوں)

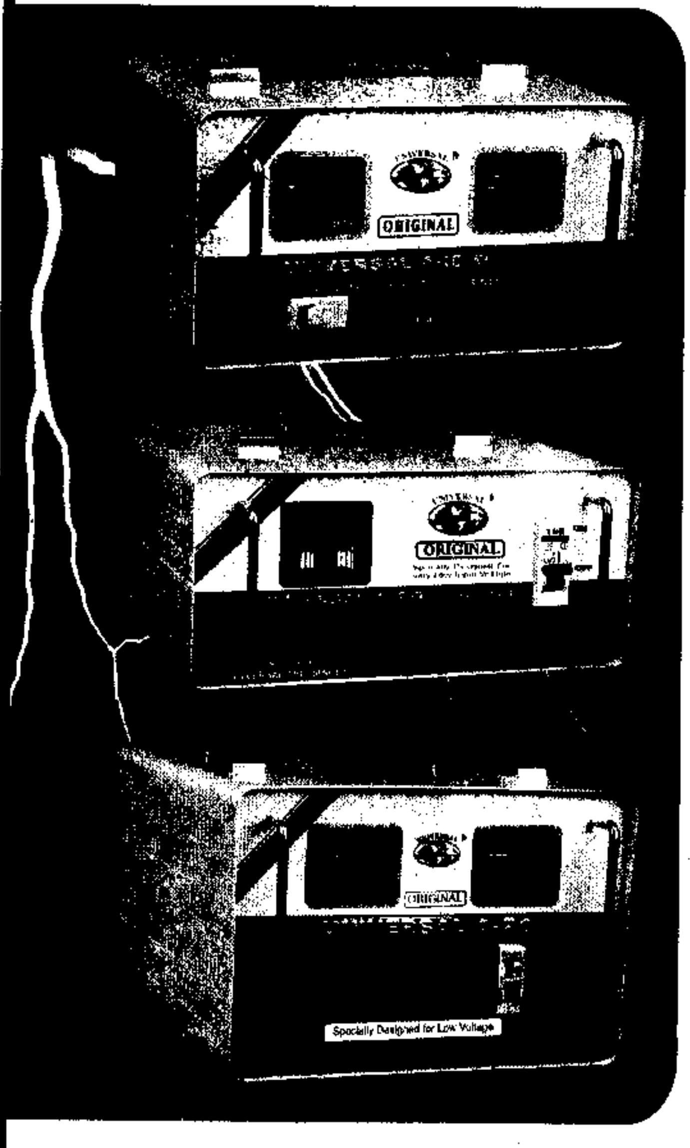

Digital Technology

UNIVERSAL
Voltage
Stabilizers

AUTOMATIC VOLTAGE STABILIZERS
FOR

- Fridge
- Freezer
- Computer
- Dish Anteena
- Air Conditioned
- Photocopy Machine

UNIVERSAL APPLIANCES
®T.M REGD No. 77396 113314 ©DESIGN REGD No.6439, 6313, 6686
©COPYRIGHT REGD No. 4851, 4938, 5562, 5563, 5775, 5046. MADE IN PAKISTAN

Dealer: Hassan Traders, Rabwah. Tel: 04524-212987

سی پی ایل نمبر 29